

مہینوں بعد نئے سرے سے افغانستان واپس آنے والے امریکہ کا کچھ مر 40
نکالنے کے لیے خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پوری طرح سے تیار ہیں
دولت اسلامیہ کے عربی ہفت روزہ ”النبأ“ کے تازہ شمارے کے ادارے
کا اردو ترجمہ

بعد ٤٠ شهراً من الانشغال عنها أمريكا تعود إلى خراسان من جديد

لئن كان وجود أمريكا في خراسان مصدر رعب حقيقي لكل من الصين وروسيا وإيران وباكستان، لما فيه من تهديد لمصالح كل منها، التي قد تحدّها السيطرة الأمريكية على جانب من جوانب حدودها، فإن هذه الدول كانت ولا تزال على يقين أن الوجود الأمريكي هنا ليس بدائم، وأن بالإمكان اقتلاعها منه تحت تأثير الخسائر المتزايدة والاستنزاف المستمر لاقتصادها وجيشها في هذه الحرب اللامنتهية. ولذلك كان الخيار الاستراتيجي بالنسبة إليها، هو العمل بكل وسيلة على دفع أمريكا للخروج من أفغانستان، ولو عن طريق دعم حركة تزعم رغبتها بإقامة "إمارة إسلامية" وتحكيم الشريعة، خاصة أن هذه الحركة أكدت أن هذه "الإمارة" المأمولة بالنسبة لها، هي "إمارة وطنية" تلتزم بحدود "الوطن الأفغاني" الذي تُقرّ الحركة بحدوده المتفق عليها مع الدول الكافرة، وكذلك فإنها تؤكد أن "تحكيمها للشريعة" سيكون تحكيماً جزئياً، لا مكان فيه لأي من الأحكام التي تغضب دول الجوار الكافرة، بل ستقوم تعاملاتها معهم على "أصول الاحترام المتقابل، والمساواة، وعدم التدخل في الأمور الداخلية مع دول المنطقة والعالم المختلفة"، كما تردد حركة طالبان الوطنية في بياناتها ورسائلها إلى الدول الكافرة.

إن موقع أفغانستان المفصلي بين حدود ومناطق نفوذ أربع من الدول الكافرة التي تتنازع فيما بينها لمدهيمتها في محيطها الإقليمي، يجعل مصلحة هذه الدول تجاهها تقوم على إخراج أمريكا منها، ثم وجود حكومة ضعيفة مرضي عنها فيها، بحيث تعود أفغانستان إلى مكانها الأصلي في النظام الدولي، كدولة حاضرة بين القوى المتصارعة، تؤدي سيطرة أي منها عليها إلى تهديد كبير للآخرين، قد يستدعي تدخلهم لإبعاد هذا الخطر، كما حدث عندما تجرأ الاتحاد السوفيتي على إدخال قواته إليها مطلع هذا القرن الهجري.

وليست أمريكا بالطبع غافلة عن جهود خصومها المبذولة لإخراجها من خراسان، كما أنها ليست غافلة عن الثروات البكر لأرضها، ولا مليارات الدولارات الممكن لشركاتها جنيها من المشروعات المستقبلية فيها، ولكنها رغم ذلك تجد نفسها مجبرة كل فترة لسحب جزء مهم من عديد جيشها وعدته في سبيل تدارك انهيار الأوضاع في مناطق أخرى لا تقل أهميتها عن خراسان، كما حدث مرتين على الأقل تجاه العراق؛ الأولى بعد معركة الفلوجة الثانية، حيث بات استمرار الاحتلال الأمريكي للعراق مهدداً، بفعل تجاوز خسائر الأمريكيان لعتبة التحمل الأمريكية تحت عمليات المجاهدين المتتالية، والثانية عندما أوشك المجاهدون على إسقاط حكومتي بغداد وأربيل المرتدتين بعد سيطرتهم على الموصل، وفي الحالتين أضعف نقل الثقل إلى العراق قبضة الصليبيين في خراسان، واستفادت من ذلك حركة طالبان الوطنية في إعادة ترتيب صفوفها، وتوسيع نفوذها.

واليوم يخطط الجيش الأمريكي لإعادة تقوية جيشه في خراسان، حماية لوجوده في هذه المنطقة بالغة الأهمية من حيث الموقع والثروات، ووقاية للحكومة التي صنعها بيده كواجهة للحكم في كابل من الانهيار الذي ليست الضربات الكبرى التي وجهها لها جنود الخلافة خلال الأشهر الأخيرة بالدليل الوحيد على هشاشته.

ويأتي هذا بعد أن انشغلت القيادة الأمريكية الوسطى المخصصة لإدارة الحرب في بلدان المسلمين لأكثر من ٤٠ شهراً في قتال الدولة الإسلامية في ولايات العراق والشام وليبيا، الذي استنزف قسماً كبيراً من إمكانيات الجيش الأمريكي في الحرب الجوية، والاستخبارات، والدعم للقوات المتحالفة معه. وإن جنود الخلافة في ولاية خراسان يدركون -بفضل الله تعالى- العبء الملقى على عاتقهم، وحجم قوى الكفر التي ينبغي عليهم محاربتها والتصدي لها، وهم مستعدون -بإذن الله- لدفع الثمن المطلوب لإقامة الدين وتحكيم شريعة رب العالمين.

وهم مستمرون -بحول الله- في قتال الجيوش الصليبية حتى هزيمتها، واستهداف حكومة كابل المرتدة، وأي حكومة طاغوتية ينالها بأسهم، حتى إسقاطها، ثم منع قيام أي حكومة تحكم بغير شريعة الله تعالى، أو تؤمن ببعض الكتاب وتكفر ببعض، مع محاربة الطوائف المتنعة عن تحكيم الشريعة، وعلى رأسها حركة طالبان المرتدة، وهم عازمون على مد سلطان الشريعة إلى أي أرض يمتكئهم الله من فتحها، غير عابئين بالحدود المصطنعة، ساعين إلى نصرة المسلمين المستضعفين، لإخراجهم من حكم الطواغيت، حتى لا تكون طاعتهم إلا لله، ولا يكون ولاؤهم لغير دين الإسلام، [وَلْيُضَرَّ اللَّهُ مَن يَضُرُّهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ] [الحج: ٤٠].



هجوم واسع على ميليشيا "عسكر الإسلام" المرتدة و٣٠ عنصراً منهم يعلنون توبتهم

النبأ ولاية خراسان

شأن جنود الدولة الإسلامية الأحد (١٨ / جمادى الأولى) هجوماً واسعاً على تجمعات ميليشيا "عسكر الإسلام" المرتدة، مما أسفر عن مقتل ٧ منهم، ولله الحمد.

وذكر المكتب الإعلامي لولاية خراسان أن جنود الدولة الإسلامية هاجموا تجمعات الحركة في منطقتي (باندر، ونازيان)، وتمكن جنود الخلافة من قتل ٧ منهم وإصابة آخرين، فيما سُلّم نحو ٣٠ عنصراً منهم أنفسهم للمجاهدين، ولله الحمد.

وأوضح المكتب أن الحركة (ممتنعة بشوكة عن تحكيم شرع الله عزوجل) والمواجهات مستمرة مع بعض جيوبها حتى تقيء إلى شرع الله.

مقتل عنصري استخبارات وضابط وجاسوس للجيش الأمريكي الصليبي

وعلى صعيد العمليات الأمنية، فقد تمكنت المفاوز الأمنية -هذا الأسبوع- من قتل عنصريين في الاستخبارات الأفغانية المرتدة، وقيادي في الصحوات، وضابط في الشرطة، وجاسوس للجيش الأمريكي الصليبي، ولله الحمد.

ووفقاً للمصادر الميدانية فقد اغتال جنود الدولة الإسلامية الأربعاء (١٤ / جمادى الأولى) عنصراً في الاستخبارات الأفغانية المرتدة، بإطلاق أعيرة نارية عليه في مدينة (جلال آباد) بننجرهار، وقُتل عنصر آخر من الاستخبارات الاثنين (١٩ / جمادى الأولى) بأعيرة في جلال آباد، ولله الحمد.

وتمكن جنود الدولة الإسلامية الخميس (١٥ / جمادى الأولى) من قتل قيادي في الصحوات المرتدين وعنصر آخر معه في منطقة (مهمند دره) في ننجرهار، ولله الحمد.

كما استهدفت مفرزة أمنية الأحد (١٨ / جمادى الأولى) ضابطاً في الشرطة الأفغانية المرتدة بأعيرة نارية في مدينة جلال آباد، مما أدى إلى مقتله، ولله الحمد، واغتال المجاهدون الأربعاء (٢١ / جمادى الأولى) جاسوساً يعمل لصالح الجيش الأمريكي الصليبي، إثر إطلاق أعيرة نارية عليه في مدينة جلال آباد، بفضل الله.

ومن جانب آخر، فجّر المجاهدون الثلاثاء (٢٠ / جمادى الأولى) عبوة لاصقة على صهريج لنقل النفط إلى مطار (جلال آباد)، ولله الحمد.

تجدر الإشارة إلى أن ٥ من جنود الخلافة في خراسان هاجموا الاثنين (١٢ / جمادى الأولى) أكاديمية عسكرية أفغانية وقاعدة أمريكية صليبية في مدينة كابل، مما أدى إلى مقتل وإصابة ١٠٠ عسكري بينهم ضباط، ولله الحمد.

... مہینے اس سے مصروف رہنے کے بعد 40”

”امریکہ نئے سرے سے خراسان واپس آ گیا ہے

خراسان میں امریکہ کی موجودگی اگرچہ چین، روس، ایران اور پاکستان پر حقیقی رعب ” پھیلانے کا سرچشمہ ہے۔ اس وجہ سے اس سے ان کے مفادات کو خطرہ لاحق ہوتا ہے کیونکہ امریکہ کی موجودگی ان کے مفادات کو ان کی سرحدوں تک محدود کر دیتی ہے۔ ان ممالک کو پہلے بھی اور اب تک یہ یقین ہے کہ امریکہ کی یہاں موجودگی ہمیشہ کے لیے نہیں رہے گی۔ امریکہ کو یہاں سے اس کے بڑھتے ہوئے نقصانات اور نہ ختم ہونے والی جنگ میں اس کی معیشت اور فوج کی خون ریزی کے جاری سلسلے کے دباؤ کے نتیجے میں یہاں سے رخصت کرنا ان کے بس میں ہے۔ اسی بنا پر ان ممالک کا اسٹریٹیجک آپشن یہ تھا کہ ہر ممکن طریقے کو استعمال کر کے امریکہ کو افغانستان سے نکلنے کی طرف

دھکیلا جائے، خواہ اس کے لیے ایک ایسی تحریک کو سپورٹ ہی کیوں نہ کرنا پڑے جو“
 کا قیام اور شریعت کے نفاذ کرنے کی رغبت رکھنے کا دعویٰ کرتی ہو۔“ امارت اسلامیہ
 بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ اس تحریک نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ“ امارت“
 وطن پرست امارت“ ہوگی جو“ افغانی وطن“ کی موجودہ سرحدوں کی“ ایک
 پابندی کرے گی اور کافر ممالک کے ساتھ اپنی طے شدہ سرحدوں کو ہی تسلیم کرنے پر
 اکتفا کرتے گی۔ اسی طرح اس نے اس بات کو بھی ثابت کیا ہے کہ وہ شریعت کا نفاذ
 صرف جزوی طور پر کرے گی جس میں ایسے کسی فیصلوں و احکام کی گنجائش نہیں ہوگی جو
 ہمسائے کافر ممالک کو غصہ دلاتے ہیں۔ بلکہ وہ ان تمام کافر ممالک سے“ تبادلہ احترام
 اور برابری کے اصول“ پر معاملات کرے گی۔ نیز دنیا کے مختلف اور خطے کے ممالک
 کے ساتھ ان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرے گی۔ وطن پرست
 تحریک طالبان نے کافر ممالک کی طرف جاری کردہ اپنے بیانات اور پیغامات میں بارہا
 مرتبہ اس کی تسلی دی اور یقین دہانی کرا چکی ہے۔

بیشک افغانستان کا تفصیلی جغرافیہ 4 کافر ممالک کے نفوذ والے ان علاقوں اور سرحدوں

کے درمیان واقع ہے جن کی بابت آپس میں وہ ایک دوسرے سے خطے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لیے جھگڑ رہے ہیں۔ اس وجہ سے ان ممالک کا مفاد اس میں ہے کہ وہ امریکہ کو ان میں سے نکالیں۔ پھر یہاں ایک کمزور حکومت لائی جائے جس سے وہ راضی ہو۔ اس طرح افغانستان بین الاقوامی نظام میں اپنی اصلی جگہ پر واپس آجائے گا اس ملک کی طرح؛ جو آپس میں لڑنے والے قوتوں کے درمیان ایک ایسا چوکیدار ملک ہو جس پر کنٹرول قائم کرنے سے دیگر ممالک کو خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان ممالک کی طرف سے اس خطرے کو دور کرنے کے لیے دخل اندازی ہوتی ہے جیسا کہ اس وقت ہوا تھا جب سویت یونین نے اس ہجری صدی کے آغاز میں اپنی فورسز کو وہاں داخل کرنے کی جرأت کی تھی۔ یقینی طور پر امریکہ ان جدوجہد سے غافل نہیں ہیں جو اس کے مد مقابل موجود فریق اسے خراسان سے نکالنے کے لیے صرف کر رہے ہیں۔ اسی طرح امریکہ اس سے بھی غافل نہیں ہے کہ خراسان میں اس کی زمین کے لیے قدرتی ذخائر موجود ہیں اور وہاں مستقبل کے پروجیکٹ منصوبوں سے اس کی کمپنیاں اربوں ڈالر کما سکتی ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود امریکہ اپنے آپ کو ہر کچھ عرصے بعد

اپنی فوج اور ساز و سامان کے ایک اہم حصے کو انخلاء کرانے پر مجبور پاتا ہے، ان دیگر علاقوں میں گرتی ہوئی صورتحال کی وجہ سے جو خراسان سے کم اہمیت نہیں رکھتے ہیں۔ جیسا کہ کم از کم عراق کی طرف دو دفعہ ہوا ہے۔ پہلی دفعہ فلو جہ کے دوسرے معرکے کے بعد جب عراق پر امریکی قبضہ خطرے میں پڑ گیا تھا؛ مجاہدین کے لگاتار کارروائیوں کی وجہ سے امریکیوں کے ہونے والے نقصانات کا بوجھ امریکی برداشت سے بڑھ گئے تھے۔ دوسری دفعہ اس وقت جب مجاہدین موصل پر کنٹرول قائم کرنے کے بعد قریب تھے کہ وہ بغداد اور اربیل کی مرتد حکومتوں کو گرا دیتے۔ ان دونوں حالتوں میں عراق کی طرف بھاری بوجھ منتقل ہونے کی وجہ سے خراسان پر صلیبیوں کا کنٹرول کمزور پڑ گیا تھا۔ وطن پرست تحریک طالبان نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی صفوں کو دوبارہ منظم کیا اور اپنے اثر و نفوذ کو پھیلایا۔

آج امریکی فوج دوبارہ خراسان میں اپنی آرمی کو مضبوط بنانے کے لیے منصوبہ بندی کر رہی ہے تاکہ وہ جغرافیہ اور ذخائر کے لحاظ سے اس اہم ترین خطے میں اپنے وجود کو تحفظ فراہم کر سکے۔ نیز اس نے خود اپنے ہاتھ سے کابل میں حکمرانی کا جو نمائشی شو پیس بنایا

ہے، اس کی حکومت کو گرنے سے بچا سکے ان بڑی کاری ضربوں کی وجہ سے جو خلافت کے سپاہیوں نے گزشتہ چند مہینوں میں اس پر لگائی ہیں اور جو اس کی کٹھ پتلی اور کمزور ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا ہے جب مسلمانوں کے ملکوں میں جنگ کرنے کا نظام چلانے والی امریکی سنٹرل کمانڈ 40 سے زائد مہینوں سے دولت اسلامیہ کیخلاف عراق، شام اور لیبیا کی ولایتوں میں جنگ لڑنے میں مصروف رہی، جس سے امریکی آرمی کی فضائی جنگ لڑنے، اٹیلی جنس خفیہ ایجنسیوں اور اپنی اتحادی فورسز کو سپورٹ کرنے کی صلاحیات کا ایک بہت بڑا حصہ خون ریزی کا شکار ہو گیا ہے۔

بلاشبہ ولایت خراسان میں موجود خلافت کے سپاہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح جانتے ہیں اپنے کندھوں پر موجود بوجھ کو اور کفری طاقتوں کیخلاف لڑنے اور ان کو پسپا کرنے کے پیمانے کو۔ نیز وہ اللہ کے حکم سے دین کو نافذ کرنے اور تمام جہانوں کے رب کی شریعت کی حکمرانی و گورنمنٹ قائم کرنے کی قیمت کو چکانے کے لیے پوری تیار ہیں۔ خلافت کے سپاہی اللہ کی تدبیر سے صلیبی افواج سے قتال لڑنے ان کو شکست دینے اور

کابل کی موجودہ مرتد حکومت سمیت ہر طاغوتی حکومت پر کاری ضرب لگانے کا سلسلہ ان کو گرانے تک جاری رکھیں گے۔ پھر ایسی کسی حکومت کو قائم ہونے روکیں گے جو اللہ کی شریعت سے ہٹ کر حکمرانی کرتی ہے یا قرآن کے بعض حصے پر ایمان لاتی ہے اور بعض کے ساتھ کفر کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خلافت کے سپاہی ان تمام گروہوں کیخلاف بھی جنگ لڑنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے جو شریعت کی حکمرانی کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ ان گروہوں میں سرفہرست مرتد تحریک طالبان ہے۔

خلافت کے سپاہیوں نے پورا عزم کر رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح کر کے جس زمین پر بھی تمکین و استحکام دے گا یہ اس پر شریعت کی سلطنت کو پھیلائیں گے اور خود ساختہ فرضی سرحدی باڈروں کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔ نیز کمزور مسلمانوں کی مدد کرنے کے لیے کوشاں رہیں گے تاکہ ان کو طاغوتوں کی حکمرانی سے نکال سکیں، ان کی اطاعت صرف ایک اللہ کی ہو سکے اور ان کی وفاداری اور ساتھ نبھانا صرف دین اسلام کے لیے ہو سکے۔ اور ضرور اللہ اس کی مدد فرماتا ہے جو اللہ کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ طاقتور غلبے والا ہے

(سورة الحج: 40) ہے